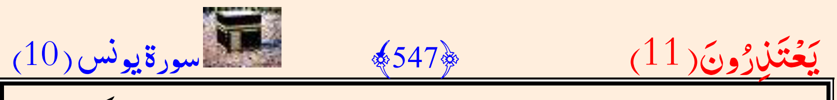

194

آیت نمبر 94

آیات نمبر 94 تا 103 میں مسلمانوں کو تلقین کہ مخالفین کا شور و غوغا تمہیں قرآن کے بارے میں شک میں نہ ڈال دے، نیک اہل کتاب بھی اس کے گواہ ہیں۔ اس کو جھٹلانے والے گمراہی میں اتنے دور جا چکے ہیں کہ اب عذاب دیکھے بغیر ایمان نہیں لائیں گے۔ لیکن جب عذاب نازل ہو جائے تو اس وقت ایمان لانا قابل قبول نہیں ہوتا۔ انسانی تاریخ میں صرف یونس علیہ السلام کی قوم ایسی ہے کہ عذاب کے آثار دیکھنے کے بعد ان کی توبہ قبول کر لی گئی۔ جو لوگ گمراہی میں دور نکل جائیں انہیں بڑی سے بڑی نشانی بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

فَاِنۡ كُنۡتَ فِىۡ شَكٍّ مِّمَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ فَسۡـَٔلِ الَّذِيۡنَ يَقۡرَءُوۡنَ الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكَ‌ۚ پھر اگر آپ کو اس کتاب کے بارے میں کچھ شک ہو جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے تو آپ ان لوگوں سے پوچھ لیجئے جو آپ سے پہلے نازل کی گئی کتابوں کو پڑھتے رہتے ہیں لَقَدۡ جَآءَكَ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُمۡتَرِيۡنَ بلاشبہ آپ کے پاس آپ کے رب کی جانب سے سچی کتاب آئی ہے سو آپ ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں ﴿۹۴﴾ وَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوۡنَ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ اور نہ ان لوگوں میں شامل ہوں جنہوں نے اللہ کی آیتوں کی تکذیب کی، ورنہ آپ بھی نقصان اٹھانے والوں میں ہو جائیں گے بظاہر خطاب رسول اللہ (ﷺ) سے ہے لیکن اس کے اصل مخاطب وہ تمام مشرکین، منافقین اور اہل کتاب ہیں جن کے دل میں قرآن کے بارے مختلف شکوک و شبہات تھے ﴿۹۵﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ حَقَّتۡ عَلَيۡهِمۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۹۶﴾ وَلَوۡ

جَآءَتۡهُمۡ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الۡعَذَابَ الۡاَلِيۡمَ یقیناً جن لوگوں پر آپ کے رب کا فرمان صادق آچکا ہے، خواہ ساری نشانیاں بھی ان کے سامنے آجائیں وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ دردناک عذاب اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں جو لوگ حق واضح ہونے کے باوجود اندھے اور بہرے بنے رہتے ہیں اللہ ان کے دلوں پر مہر کر دیتا ہے، جس کے بعد ان کو ایمان کی توفیق نصیب نہیں ہوتی ﴿۹۷﴾ فَلَوۡلَا كَانَتۡ قَرۡيَةٌ اٰمَنَتۡ فَنَفَعَهَاۤ اِيۡمَانُهَاۤ اِلَّا قَوۡمَ يُوۡنُسَ ؕ پھر کیا ایسی کوئی مثال ہے کہ ایک بستی عذاب دیکھ کر ایمان لائی ہو اور اس کا ایمان اس کے لیے نفع بخش ثابت ہوا ہو، سوائے قوم یونس کے؟ قوم یونس کے علاوہ کوئی ایسی قوم نہیں جو عذاب دیکھ کر ایمان لائی ہو اور وہ عذاب سے بچ گئے ہوں لَمَّاۤ اٰمَنُوۡا كَشَفۡنَا عَنۡهُمۡ عَذَابَ الۡخِزۡىِ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَمَتَّعۡنٰهُمۡ اِلٰى حِيۡنٍ مگر جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے دنیا کی زندگی میں ان سے رسوائی کا عذاب دور کر دیا اور ایک مدت تک کے لئے انہیں سامان زندگی سے فائدہ اٹھانے کا موقع دے دیا ﴿۹۸﴾ وَلَوۡ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنۡ فِى الۡاَرۡضِ كُلُّهُمۡ جَمِيۡعًا ؕ اور اگر آپ کا رب چاہتا تو جتنے لوگ زمین میں موجود ہیں سب کے سب ایمان لے آتے اَفَاَنۡتَ تُكۡرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِيۡنَ تو کیا آپ لوگوں کو اس بات پر مجبور کریں گے کہ وہ مومن ہو جائیں؟ یہ دنیاوی زندگی امتحان ہے، یہاں کسی کو ایمان لانے کے لئے مجبور نہیں کیا جا سکتا ﴿۹۹﴾ وَمَا كَانَ لِنَفۡسٍ اَنۡ تُؤۡمِنَ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ حالانکہ کسی شخص کے لئے یہ ممکن نہیں کہ



وہ اللہ کے اذن کے بغیر ایمان لے آئے وَ يَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ اللہ تعالیٰ ان ہی لوگوں کو کفر کی گندگی میں مبتلا رکھتا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں صراط مستقیم پر چلا، اللہ ان کو ہدایت سے نواز دیتا ہے لیکن جو لوگ نافرمانی پر اصرار کرتے ہیں انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیتا ہے ﴿١٠٠﴾ قُلِ انْظُرُوْا مَا ذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ آپ کہہ دیجئے کہ ذرا دیکھو کہ آسمانوں اور زمین میں کیا کیا عجائبات ہیں وَ مَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَ النُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ لیکن جو لوگ ایمان لانا ہی نہیں چاہتے ان کے لئے یہ سب نشانیاں اور عذاب سے ڈرانے والے پیغمبر سب بے فائدہ ہیں ﴿١٠١﴾ فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ اب کیا یہ لوگ ایسے ہی برے دنوں کا انتظار کر رہے ہیں جو ان سے پہلے لوگوں پر گزر چکے ہیں قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ آپ کہہ دیجئے کہ پھر تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ پھر جب ایسا وقت آتا ہے تو ہم اپنے رسولوں کو عذاب سے بچا لیتے ہیں اور اسی طرح ان لوگوں کو بھی جو ایمان لائے ہوں حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ہم نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ ایسے وقت میں تمام مومنوں کو بچا لیں ﴿١٠٣﴾ ع رکوع [١٠]

